بسم اللہ الرحمن الرحیم

دورِ جدید کے عجیب آجِر اور عجیب اَجِیر

مولوی انصر رضا صاحب ۳۱؍ دسمبر ۲۰۱۳ء کو لکھتے ہیں

منصور صاحب!

کاش آپ لوگوں نے کھلے دماغ کے ساتھ قرآن وحدیث اور تاریخ کا مطالعہ کیا ہوتا تو آپ کو معلوم ہوتا کہ یہی سبیل المؤمنین ہے کہ جب وہ ایک بات کو اپنی طرف سے اختیار کرتے ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے رہنمائی ہو یا اس سے بہتر بات انہیں مل جائے تو وہ اسے اختیار کر لیتے ہیں۔ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا مصلح موعود کے بارے میں ایک خیال ظاہر کرنا، جس کا آپ نے ذکر کیا ہے، بتاتا ہے کہ آپؓ کا خود کو اس مقام پر فائز کرنے کا یا ایسا دعویٰ کرنے کا ہرگز خیال نہ تھا اور اس کے بعد جب سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کرامؓ نے آپؓ کو متعدد مرتبہ یہ کہا کہ آپؓ ہی مصلح موعود ہیں تب بھی آپؓ نے انکار فرمایا اور کہا کہ جب تک اللہ تعالیٰ نہیں کہے گا میں اس بات کو اختیار نہیں کروں گا۔ چنانچہ جب اللہ تعالیٰ نے آپؓ کو خبر دی تو آپؓ نے اس کا اعلان فرمادیا اور تمام صحابہ کرامؓ نے من حیث الجماعت اسے قبول کر لیا۔

اگر آپ کا اصول تسلیم کر لیا جائے تو انبیاء علیہم السلام کا بھی انکار کرنا پڑے گا جو پہلے ایک بات کرتے ہیں لیکن پھر خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کے برعکس اطلاع ملنے پر اسے تبدیل کر دیتے ہیں اور پھر اسی تبدیل شدہ عقیدے پر مداومت اختیار کرتے ہیں۔ یہی سبیلِ انبیاء علیہم السلام ہے اور یہی سبیل المؤمنین اور اسی کی اتباع کا ہمیں حکم ہے۔

باقی بے غیرت کون ہے کون نہیں یہ تو ہونّق مخبوط الحواس ذہنی مریض جنبہ کی ایک تقریر اور ایک خطبہ جمعہ سن کر ہی ہو جاتا ہے جو نہ صرف چند منٹوں میں متضاد باتیں کرتا ہے بلکہ جسے امام مہدی اور مسیح موعود مانتا ہے ان کی کھلی کھلی خلاف ورزی کرتا ہے جو میں پہلے بیان کر چکا ہوں اور آپ جیسے بے غیرت بے حیا لوگ جنہوں نے اپنا ایمان اس جیسے ہونّق اور مخبوط الحواس کے ہاتھوں محض خلافتِ احمدیہ کی دشمنی میں بیچ دیا ہے، اس کی متضاد اور خلافِ عقل باتیں مان لیتے ہیں۔

جہاں تک تنخواہ اور کوارٹر کا تعلق ہے تو یہ میری ملازمت کا پیکج ہے اور دنیا بھر میں ملازم لوگ اس طرح کے اور اس سے بہتر پیکج پر کام کرتے اور اپنے اپنے آجروں کے وفادار ہوتے ہیں اس میں اعتراض کی کیا بات ہے۔ اگر اپنے آجر کا وفادار ہونے سے میں بے غیرت ہوں تو دنیا بھر کے ملازمین بے غیرت ہیں۔ اعتراض کی بات تو تب ہوتی جب میں کھاتا احمدیہ مسلم جماعت کا اور وفاداری کرتا کسی اور کی۔

آپ کو یہ بھی بتادوں کہ وقفِ زندگی سے پہلے میں ایک اچھی خوبصورت آبادی میں تین بیڈروم اور آراستہ بیسمنٹ والے گھر میں رہتا تھا جو میری ذاتی ملکیت تھا۔ بطور بُک کیپر کے اپنا کام کرتا تھا۔ اچھی خاصی آمدن تھی اور سالانہ ٹیکس ریٹرنز کے دنوں میں اچھا خاصا کمایا کرتا تھا۔ وقف کے بعد مجھے اپنے گھر اور اس تمام آمدنی کو چھوڑ کر تین جوان بچوں کے ساتھ دو بیڈروم والے اپارٹمنٹ میں دو سال سے زائد عرصہ گزارنا پڑا۔ اس کے بعد ایک تین بیڈروم والا اپارٹمنٹ خالی ہوا تو مجھے وہاں جگہ ملی۔ پتہ نہیں آپ کے نزدیک کوارٹر اور چند سو ڈالر تنخواہ جو محض قوت لایموت کے لئے کافی ہوتی ہے دنیاوی عیش و آرام کا سبب کیسے بن گئی ہے؟ میں اور میرے بیوی بچے اس حال میں بہت خوش ہیں اور میری فیملی نے جس طرح قربانیاں دے کر مجھے سپورٹ کیا ہے وہ محض میں یا میرا خدا جانتا ہے۔ یہ ہماری اپنی خود اختیاری والی زندگی ہے نہ کسی پر کوئی احسان ہے نہ کسی سے گلِا۔ اس وقت محض اس لئے لکھ رہا ہوں کہ مجھے اس بات کے مسلسل طعنے دیئے جا رہے ہیں اور میں جانتا ہوں کہ آپ جیسے بے غیرت لوگوں کو یہ وضاحت کبھی بھی مطمئن نہیں کر سکتی لیکن میں محض اپنا فرض ادا کر رہا ہوں۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡم

''جہاں تک تنخواہ اور کوارٹر کا تعلق ہے تو یہ میری ملازمت کا پیکج ہے اور دنیا بھر میں ملازم لوگ اس طرح کے اور اس سے بہتر پیکج پر کام کرتے ہیں اور اپنے اپنے آجروں کے وفادار ہوتے ہیں اس میں اعتراض کی کیا بات ہے۔ اگر اپنے آجر کا وفادار ہونے سے میں بے غیرت ہوں تو دنیا بھر کے ملازمین بے غیرت ہیں۔۔۔'' انصر رضا

اجیر اپنے آجر کا وفادار ہوتا ہے۔۔۔اس میں اعتراض کی کیا بات ہے۔؟

جناب انصر رضا صاحب! جسم فروشی کے اَڈے میں کام کرنے والی ''کنجریاں'' اپنے آجروں کی ملازم ہوتی ہیں اور ان کی وفاداری میں ہی ساری وفاداریاں نبھاتی ہیں اور ایسا ساری دنیا میں ہوتا ہے۔ آپ کا کہنا ہے کہ اجیر اپنے آجر کا وفادار ہوتا ہے اس میں اعتراض کی کیا بات ہے؟ جناب انصر رضا صاحب! آپ کی اپنے آجروں کی وفاداریاں نبھانے میں وہی اعتراض ہے جو ان ''کنجریوں'' کے اپنے آجروں کی وفاداریاں نبھانے میں ہے۔ بلکہ اس سے کہیں بڑھ کر اعتراض کی بات ہے۔ وہ ایسے کہ یہ ''کنجریاں'' اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکام کی نافرمانی کرتے ہوئے اپنے آجروں کی وفاداریاں نبھاتی ہیں جس کی وجہ سے انہیں تنخواہیں اور کواٹر بلکہ عالیشان بنگلوں کے پیکج دیے جاتے ہیں۔ اور آپ کا معاملہ ان سے کہیں بدتر ہے، وہ ایسے کہ ان ''کنجریوں'' نے اپنی زندگیاں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے دین کی اشاعت کیلئے وقف نہیں کیں تھی اور آپ نے تو اپنی زندگی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے دین کے لئے وقف کی تھی نہ کہ ان آجروں کی اجیری میں ایک جھوٹے مصلح موعود مرزا بشیرالدین محمود جس نے سنت اللہ کے برخلاف جھوٹا مصلح موعود ہونے کا دعویٰ کیا تھا اس کو سچا ثابت کرنے کیلئے اپنی زندگی وقف کی تھی۔ اسلئے آپ کا اللہ اور اس کے رسول ﷺ اور اس کے سچے مہدیؑ کی تعلیم کے خلاف ان آجروں کی وفاداریاں نبھانا ان ''کنجریوں'' کی وفاداریاں نبھانے سے کہیں بڑھ کر اعتراض کی بات ہے۔ امید ہے اس موٹی مثال سے اب آپ کو یہ مسئلہ سمجھنے میں کوئی مشکل نہیں ہوگی۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہدایت دے۔ آمین۔

والسلام۔ منصور احمد